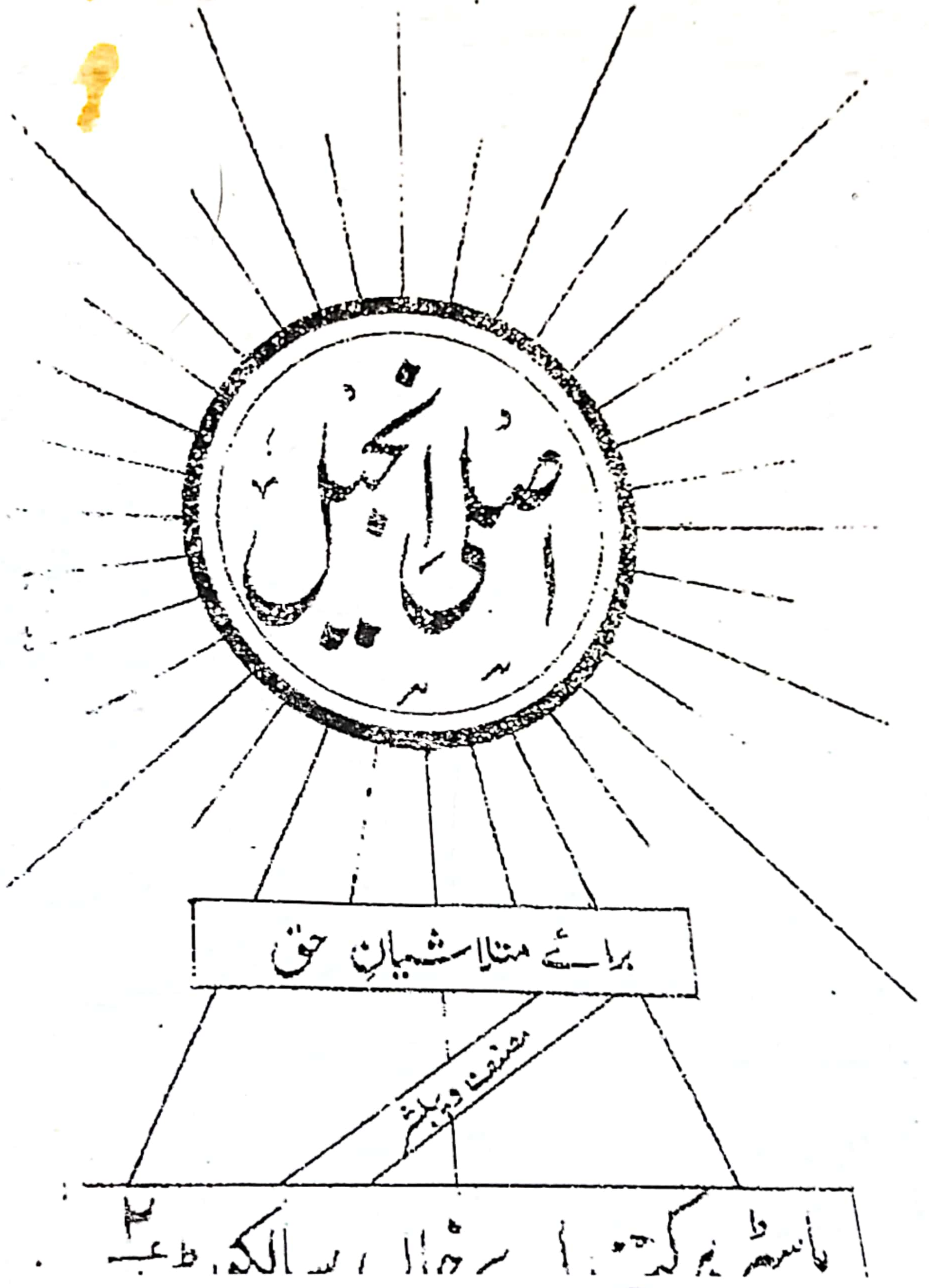

اصلی انجیل
برائے متلاشیانِ حق

اصلی انجیل

جب ہم اپنے مسلم دوستوں کے آگے انجیل مقدس پیش کرتے ہیں تو وہ اکثر یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ یہ اصلی انجیل نہیں ہے۔ اصلی انجیل حضرت عیسیٰ مسیح پہ نازل ہوئی تھی۔ اور وہ انجیل خدا نے آسمان پہ اٹھالی تھی۔ یا یوں فرماتے ہیں کہ اصلی انجیل تبدیل اور منسوخ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اصلی انجیل میں مسیح کی الٰہی ابنیت اور صلیبی موت کا ذکر نہیں تھا۔

پیارے دوستو یہ انجیل مقدس زندہ خدا کا زندہ کلام ہے۔ اس میں رد و بدل اور تحریف و تنسیخ کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کبھی کسی نبی اور رسول نے پہلی الہامی کتابوں پہ تحریف و تنسیخ کا فتویٰ دیا ہے۔ چونکہ خدا بے تبدیل ہے۔ لہٰذا خدا کا کلام بھی بے تبدیل ہے نبیوں نے آسمانی خدا کی طرف سے نبوت اور الہام پا کر کلام الٰہی کو کتاب کی شکل میں لکھا تھا۔ لیکن توراۃ، زبور، اور انجیل مقدس کسی وقت آسمانی عرش پر لفظ بلفظ موجود نہ تھیں۔ ان الہامی کتابوں کے لفظ بلفظ آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ صرف اہل اسلام کا ہے۔ اہل کتاب کا نہیں ہے۔ چنانچہ انجیل مقدس کے بارے میں [illegible] سے

CamScanner

مسیحیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ مسیح خدا کا ذاتی اور آسمانی کلمہ ہے۔ اور وہی مجسم انجیل تھا۔ انجیل یوحنا میں یوں لکھا ہے۔

"ابتدا میں کلمہ تھا

اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا

اور کلمہ خدا تھا"

"اور کلمہ مجسم ہوا"

(یوحنا ۱ باب ۱ اور ۱۴ آیت)

وہ مجسم کلمہ مسیح تھا۔ مسیح مجسم کلمہ ایک زندہ آسمانی کتاب تھا جس کا حال ایک کتاب کے ورقوں پر لکھا گیا تھا۔ اس کتاب کا نام انجیل مقدس ہے۔ اس کو خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں نے اپنے قلم سے لکھا تھا۔ چنانچہ یہ وہی اصلی انجیل ہے۔ جو ابتدا سے ہمارے پاس موجود اور محفوظ چلی آ رہی ہے۔

پیارے دوستو! جو شخص اپنی بڑائی آپ ہی بیان کرتا ہے۔ وہ سچا نہیں ہو سکتا۔ سچا وہ ہے جس کی بڑائی اسکے دیکھنے والے گواہ بیان کریں چنانچہ انجیل مقدس میں جن لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات لکھے ہیں۔ اور اس کے دنیا میں آنے کا مقصد بیان کیا ہے۔ وہ اس کے شاگرد تھے۔ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے ان کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا۔ تاکہ وہ اس کے بعد انجیل یعنی مسیح کی منادی کریں۔ اور اپنی زبان اور اپنی قلمی تحریر سے

بھی اس کے جلال کی گواہی دیں۔ چنانچہ اس نے اپنے شاگردوں کو فرمایا:۔

"تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو" یوحنا ۱۵: ۲۷

"تم ان باتوں کے گواہ ہو" لوقا ۲۴: ۴۸

"تم پاک ہو" یوحنا ۱۳: ۱۰

"اور اُن کو رسُول کا لقب دیا" لوقا ۶: ۱۳

اللہ نے عیسےٰ کے حواریوں پر وحی بھیجی تھی۔ قرآن سورۃ المائدہ ۱۱۱ آیت

یعنی مسیح یسوع کے ملہم شاگردوں (حواریوں) کی لکھی ہوئی یہ کتاب انجیل مقدس الہام الہٰی اور وحی آسمانی ہے مسیح یسوع کے شاگردوں نے اعلان کیا کہ

اس کے ہم سب گواہ ہیں۔ اعمال ۲: ۳۲

یوحنا رسول خداوند یسوع مسیح کا شاگرد تھا۔ وہ مسیح یسوع کو حق بیں اپنی اور دوسرے شاگردوں کی گواہی کی ایک پختہ دلیل ان الفاظ میں پیش کرتا ہے کہ

ہم نے مسیح یسوع کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
بلکہ غور سے دیکھا ہے۔
اور اپنے ہاتھوں سے اسے چھُوا ہے
اس لئے ہم" اس کی گواہی دیتے ہیں" ۱۔یوحنا ۱: ۱۔۲

انجیل مقدس کی طرزِ تحریر سے یہ بات ثابت اور ظاہر ہے۔ کہ اس کے لکھنے والے اور بیان کرنے والے وہ لوگ تھے:۔

"جو شروع سے خود دیکھنے والے
اور کلام (یسوع مسیح) کے خادم تھے"
لوقا ۱:۲

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے سارے حالات کی جو تصویر انجیل مقدس میں موجود ہے۔ صرف وہی اصلی حقیقی اور قابل اعتبار ہے۔ کیونکہ اس کو ان لوگوں نے لکھا تھا۔ جو شروع سے مسیح کو خود دیکھنے والے تھے۔

ملکِ فلسطین (اسرائیل) کے جس جس صوبہ ۔ جس جس شہر گاؤں یا جھیل یا پہاڑ پر خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو تعلیم دی تھی۔ جہاں جہاں معجزے کئے تھے۔ حتیٰ المقدور ان مقامات کے نام بلکہ وقت بھی انجیل میں درج ہے۔ اس نے جو جو تعلیم دی۔ جو معجزے کئے۔ ان کا ذکر بھی بڑی تفصیل اور صفائی کے ساتھ موجود ہے۔

اور مسیح کی الٰہی ابنیت کا دعویٰ۔ چرچا اور صلیبی موت کا سارا واقعہ۔ اور تیسرے دن قبر سے جی اٹھنے کا سارا حال بڑی صفائی کے ساتھ انجیل مقدس میں لکھا موجود ہے۔

پیارے دوستو! خدا آپ کو دانائی بخشے۔ صرف ایک ہی مسیح یسوع دنیا میں آیا تھا۔ وہ ایک تواریخی شخص

CamScanner

تھا۔ اس کی الہامی تواریخی حیثیت یہ ہے۔ کہ وہ روح القدس سے مجسم ہو کر کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ کیونکہ وہ آسمانی شخص تھا۔ وہ آسمان سے زمین پر آیا تھا۔ اس نے انسانی شکل اختیار کی۔ اس کی پیدائش حضرت داؤد کے شہر بیت لحم میں اس وقت ہوئی تھی۔ جب قیصر اوگوستس کی طرف سے پہلی بار مردم شماری کا حکم جاری ہوا تھا۔ یہ بیت لحم ملک فلسطین کے صوبہ یہودیہ میں ہے۔

"جب یسوع خود تعلیم دینے
لگا قریباً تیس برس کا تھا۔"

لوقا ۳: ۲۳

اس نے قریباً ساڑھے تین برس منادی کی تھی یروشلم شہر سے باہر لے جا کر اسے مقام گلگتا پر مصلوب کر کے مار ڈالا۔ اسرائیل کی ساری اُمت اور رومی حکومت، اس کے صلیبی واقعہ کی گواہ ہے۔ کہ مسیح یسوع نے پنطُس پیلاطُس کی حکومت میں دکھ اٹھایا۔ صلیب پر کھینچا گیا۔ مر گیا۔ اور دفن ہوا۔ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھا۔ اور اُس نے ۔

"بہت سے ثبوتوں سے اپنے
آپ کو اُن پر زندہ ظاہر بھی

کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دن تک
انہیں نظر آتا۔ اور خدا کی بادشاہی
کی باتیں کہتا رہا۔"
"پھر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے
اوپر اٹھا لیا گیا۔ اور بدلی نے
اُسے اُن کی نظروں سے چھپا
لیا۔ (اعمال ۱:۳، ۹)

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا :۔
"تم ان باتوں کے گواہ ہو۔"
لوقا ۲۴ : ۴۸

چنانچہ شاگردوں نے مسیح یسوع کے حق میں یہ گواہی دی کہ :۔
"اُسی یسوع کو خدا نے جلایا۔ جس
کے ہم سب گواہ ہیں ۔۔۔۔"
(اعمال ۲ : ۳۲)

ہم نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بلکہ غور سے دیکھا ہے۔ اور اس کو چھوا ہے۔ اس لئے ہم سب اسکے گواہ ہیں۔
یعنی جو لوگ مسیح کی الٰہی ابنیت اور مسیحی موت اور

تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں۔ اُن کو یہ بات معلوم ہو کہ دنیا میں صرف ایک ہی مسیح یسوعؑ عیسےٰ ابنِ مریم آیا تھا۔ جس کو الٰہی ابنیت کی عظمت اور صلیبی موت کا واقعہ پیش آیا تھا۔ لیکن دنیا کے کسی کونے میں کبھی کوئی ایسا دوسرا مسیح یسوعؑ عیسےٰ ابنِ مریم ہرگز پیدا نہیں ہوا جس کو الٰہی ابنیت کی عظمت اور صلیبی موت کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ بھلا ایسے مسیح یسوعؑ عیسےٰ ابنِ مریم کو دنیا میں کونسی جغرافیائی اور الہامی تواریخی حیثیت حاصل تھی؟ وہ کس وقت کس ملک اور کس شہر میں پیدا ہوا تھا؟ اس کو کس کس شخص نے دیکھا تھا؟ اس کا چشم دیدہ گواہ کون تھا؟ جس نے انکو ایسی فرضی باتیں بتائی تھیں۔ کہ مسیح یسوعؑ کو الٰہی ابنیت کی عظمت اور صلیبی موت کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا؟

پس صرف اصلی انجیلِ مقدس ہی ہے۔ جس میں مسیح یسوعؑ کی زندگی کے سارے حالات موجود ہیں۔ اس اصلی انجیلِ مقدس کو دوبارہ پڑھیں۔ اور اس کی صداقت اور اپنی نجات کی آسمانی اور الٰہی تجویز پر غور کریں۔

بار چہارم ———————— ۱۹۶۵ء

ماسٹر برکت اے خاں۔ وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲

(مطبوعہ [illegible] سیالکوٹ)